سیف اللہ خالد

چناب نگر میں قادیانی رسالے کے دفتر پر چھاپہ۔ پریس سیل کر دیا گیا

لاہور ہائی کورٹ ہوم ڈپارٹمنٹ پنجاب اور پنجاب علماء بورڈ کے حکم پر چنیوٹ پولیس نے قادیانی جماعت کے مرکز چناب نگر میں متنازع اور توہین رسالت پر مشتمل کتب اور جرائد کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے روزنامہ ''الفضل'' کے دفتر پر چھاپہ مار کر دفتر اور پریس سیل کر دیا۔ جبکہ چار جرائد اور کئی کتابوں کی اشاعت رکوا کر بھاری تعداد میں ممنوعہ اور اشتعال انگیز کتب قبضے میں لے لیں۔ تاہم نہ تو ان کے پبلشرز کیخلاف مقدمہ درج کیا گیا اور نہ ہی کسی کو گرفتار کیا گیا ہے۔

ذرائع کے مطابق قادیانیوں سے گٹھ جوڑ کر کے درمیانی راستہ تلاش کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ جبکہ ڈی پی او چنیوٹ نے مقامی مسلمانوں کے وفد سے ملاقات میں اس حوالے سے اپنی بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان پر لاہور میں بیٹھے اعلیٰ افسروں کا بے پناہ دباؤ ہے اس لیے سخت کارروائی نہیں کر سکتے۔ تاہم مسلمانوں کا کہنا ہے کہ اس حوالے قانون کے مطابق سخت کارروائی نہ کی گئی تو سخت احتجاج کیا جائے گا۔

دستیاب اطلاعات کے مطابق چناب نگر میں قادیانی جماعت نے جنوری ۲۰۱۵ء میں دو کتابچے شائع کیے جن کے عنوان بظاہر بہت اچھے تھے مگر دونوں کتابچوں کی اشاعت کا مقصد توہین رسالت کے ساتھ ساتھ پاکستان میں مسلم، عیسائی فساد پھیلانے کی کوشش کی تھی۔ ان میں سے ایک کا عنوان ''حضور پر حملوں کا دفاع'' اور دوسرا ''ناموس رسالت کا دفاع'' کے نام سے تھا۔ ان دونوں کتابچوں میں نہ صرف توہین رسالت کی گئی بلکہ مسلمانوں کو اکسایا گیا تھا۔ کہ وہ بھی حضرت عیسیٰ کی شان میں گستاخی کریں، تا کہ حساب برابر ہو جائے۔ اطلاعات کے مطابق مقامی نوجوانوں نے پولیس کی ہیلپ لائن ۱۵ پر فون کر کے یہ دونوں کتابچے برآمد کرا دیئے اور قادیانیوں کیخلاف ملک میں فساد پھیلانے اور توہین رسالت کے ارتکاب پر تھانے میں درخواست بھی دی تاہم پولیس نے مقدمہ درج کرنے سے انکار کر دیا جس پر مقامی شہری جمشید علی شاہ نے ہائی کورٹ میں رٹ کر دی۔ ۶ مارچ کو جسٹس نصر اللہ خاکوانی نے اس رٹ پر مقدمہ درج کرنے کا حکم دیا لیکن پولیس نے مقدمہ درج کرنے سے انکار کر دیا۔ اس دوران جمشید علی شاہ نے قادیانیوں کی کتابوں کا سیٹ وزارت داخلہ کو ارسال کرتے ہوئے سوال اٹھایا کہ توہین آمیز مواد پر مشتمل یہ کتب اور تحریف شدہ تفسیر قرآن کسی بھی اشتعال کا سبب بن سکتی ہے۔ اس پر پابندی کیوں نہیں لگائی جاتی۔

جس پر ہوم ڈپارٹمنٹ نے عدالت میں جواب جمع کرایا کہ قادیانی کتب پر پابندی عائد ہے نئی ملنے والی کتب علمائے بورڈ کو بھیجی جارہی ہیں۔ مقامی نوجوان جمشید علی شاہ نے اس عرصے میں ڈی۔ سی۔ او اور ڈی۔ پی۔ او کو بھی درخواستیں دیں۔ تاہم کوئی جواب نہ ملنے پر انھوں نے ہوم ڈپارٹمنٹ کو ایک اور قانونی نوٹس بھجوا دیا کہ اگر قادیانیوں کی کتب پر پابندی ہے تو ان کی اشاعت اور تقسیم جاری کیوں ہے؟ ذرائع کے مطابق اس کے جواب میں ہوم ڈپارٹمنٹ کے ایس او محمود نے درخواست گزار سے رابطہ کیا اور یقین دلایا کہ وہ کارروائی کریں گے۔ جبکہ ڈی پی او نے درخواست گزار کو ایک بار پھر چکمہ دیا کہ وہ قانونی رائے حاصل کرنے

کے بعد ہی کوئی کارروائی کریں گے۔ ذرائع کے بقول علماء بورڈ کے دباؤ پر ہوم ڈیپارٹمنٹ نے ۴ روز قبل جب میڈیا میں اشتہار کی شکل میں متنازع اور قابل مواخذہ کتب کی فہرست شائع کرائی تو درخواست گزار جمشید شاہ نے مقامی ساتھیوں عمر ایڈووکیٹ، ذوالقرنین واہگہ، زبیر اور شیر محمد کے ہمراہ ڈی پی او سے ملاقات کی اور کہا کہ اب جبکہ خود حکومت نے اشتہار دے دیا ہے تو کارروائی میں کیا چیز مانع ہے۔ اس پر ڈی پی او نے اگلے روز تک وقت مانگا۔ ہفتے کے روز دوبارہ ملاقات میں ڈی پی او نے بتایا کہ قادیانیوں کی کتب ''روحانی خزائن'' اور ''تذکرہ'' ہزاروں کی تعداد میں برآمد کر لی گئی ہیں اور مزید کارروائی جاری ہے۔ گزشتہ روز اتوار کو انھوں نے انھی معززین کو ملاقات کے دوران بتایا کہ پولیس نے چناب نگر کی دکانوں سے بھی ممنوعہ کتب برآمد کر لی ہیں۔ روزنامہ الفضل، ماہنامہ انصار اللہ ماہنامہ خالد، ماہنامہ مصباح اور ماہنامہ تحریک جدید کی اشاعت روکتے ہوئے بدنام زمانہ ضیائے اسلام پریس بھی سیل کر دیا ہے۔ ذرائع کے مطابق جب اس وفد نے ڈی پی او سے کہا کہ پریس کو سیل اور کتب ضبط کرنا تو ایک کارروائی ہے جبکہ محکمہ داخلہ کے نوٹیفکیشن میں تو ان کتب وجرائد کے مدیران اور ناشران کی گرفتاری اور مقدمات کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اس پر ڈی پی او نے کہا کہ لاہور میں ان کے اعلیٰ افسر یہ سب کچھ برداشت کرنے کو تیار نہیں۔ کتب کی برآمد گی پر بھی شدید ردعمل دیا گیا ہے۔

دوسری جانب ''امت'' کو معلوم ہوا ہے کہ عدالت علماء برادری اور مقامی نوجوانوں کے دباؤ پر پولیس نے کارروائی شروع کی جس پر قادیانیوں نے انھیں پیشکش کی ہے کہ وہ کتب اور رسائل کی اشاعت بند کرنے اور ان کی تقسیم روکنے کو تیار ہیں۔ لیکن پولیس ان کے ادارے سیل نہ کرے۔ جس پر ڈی پی او نے مقامی مسلمانوں کو مطمئن کرنے کی خاطر ان کے دفاتر بند کرا دیئے ہیں۔ لیکن انھیں سرکاری طور پر سیل کیا گیا نہ ہی کوئی مقدمہ درج کر کے گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے۔ ذرائع کے بقول خدشہ ہے کہ پولیس اور قادیانی مسلمانوں کو دھوکہ دے کر چند روز بعد پھر سے اپنا مذموم دھندہ شروع کر دیں گے۔ ''امت'' نے جب اس حوالے مقامی ذرائع سے معلومات حاصل کیں تو پتا چلا کہ قادیانیوں کے ضیاء الاسلام پریس کے دفاتر کے باہر کاغذ پر لکھ کر لگایا گیا ہے کہ دفاتر بند ہیں جبکہ پریس کے دروازے کو چارپائیاں کھڑی کر کے بند کیا گیا ہے اور وہاں کوئی سرکاری سیل یا پہریدار موجود نہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کوئی سرکاری بندوبست نہیں بلکہ باہمی گٹھ جوڑ سے کی گئی رسمی کارروائی ہے۔ اس حوالے سے مقامی مسلمانوں اور ختم نبوت کی تنظیمات کا کہنا ہے کہ اگر کوئی سازش یا نامکمل کارروائی عمل میں لائی گئی تو نہ صرف عدالت سے رجوع کریں گے بلکہ احتجاج بھی کیا جائے گا۔ مقامی مسلمانوں کا کہنا ہے کہ قادیانی توہین رسالت کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اگر ان کی گرفتاری عمل میں نہیں آئی اور پرچہ درج نہ کیا گیا تو حالات خراب ہوسکتے ہیں اس حوالے سے موقف جاننے کے لیے ''امت'' کی جانب سے ڈی پی او چنیوٹ سے ان کے موبائل پر رابطے کی بار بار کوشش کی گئی مگر بات ممکن نہ ہوسکی۔ تاہم لاہور سے دستیاب اطلاعات کے مطابق روزنامہ الفضل کے جنرل منیجر مہدی امتیاز وڑائچ کی ضمانت منسوخ ہونے پر اسے گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا ہے۔ ملزم کے خلاف دو برس قبل توہین رسالت کا مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ ملزم گزشتہ روز عدالت میں پیش ہوا تو جوڈیشل مجسٹریٹ نے ضمانت منسوخ کر کے اس کی گرفتاری کا حکم دے دیا تھا۔

(مطبوعہ: روزنامہ ''اُمّت'' کراچی، ۱۲؍ مئی ۲۰۱۵ء)